109270-باربار حج کرنا

سوال

اگر مشقت نہ ہواور رغبت بھی ہو توکیا ہر برس حج کرنا بہتر ہے، یا کہ ہر تین یا دو برس کے بعد حج کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

"اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر مکلف اور صاحب استطاعت شخص پر صرف عمر میں ایک بار حج کرنا فرض کیا ہے، اور اس کے علاوہ باقی نفلی حج ہوگا جو اللہ سبحانہ وتعالی کے قرب کا باعث ہے، لیکن نفلی حج کی کوئی تحدید ثابت نہیں ہے کہ اتنی تعداد میں حج کیا جائے، بلکہ مکلف کی مالی اور صحت کی حالت پر منحصر ہے کہ وہ کتنے حج کر سکتا ہے.

اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اقرباء ورشتہ دار اور فقراء کے حالات کا بھی خیال کرنا ہوگا، اور اس کے ساتھ عام مصلحت کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا، اور اس کا اپنے مال ونفس سے اس کی معاونت بھی مدنظر رکھیں، اور امت میں اپنے مقام ومرتبہ کو بھی، اور حج وغیرہ میں سفر وحضر میں اس کے فائدہ کو بھی، اس لیے ہر کوئی اپنے حالات کو دیکھے کہ اس کے کیا فائدہ مند ہے وہ اسے مقدم کرے.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے" انتہی

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14/11).

اگر حج کی استطاعت رکھتا ہو تو حج کو پانچ برس سے زائد نہیں ہونے چاہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: یقینا میں نے بندے کا جسم صحیح سالم کیا، اور اس کے لیے معاش میں بھی وسعت فرمائی، پانچ برس گزر گئے ہیں اور وہ میرے پاس نہیں آیا.."

ابن حبان حدیث نمبر (960) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ میں مجموعی طرق کے اعتبار سے اسے حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.